اداریہ

بھٹو کا مقبرہ.... ایک اور سیاسی گدی میں اضافہ

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں آئے روز عجیب وغریب واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے مرکزی کردار صاحب اقتدار لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات قوم کی حیرانگی اور پریشانی میں اضافہ کرتے ہیں۔ پاکستان کے سیاسی حالات، مذہبی روایات اور معاشرتی رسم و رواج مخصوص طرز زندگی کی نشاندھی کرتے ہیں۔ پیشہ ور علماء ہوں یا سیاستدان قوم کے مزاج اور ان کی کمزوریوں کو پیش نظر رکھ کر ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں ان کے قلب وذہن کے رجحان کو دیکھ کر اپنا انداز گفتگو اور طریقہ استدلال بدل لیتے ہیں اور اپنے ذاتی، سیاسی اور مسلکی مفادات کی خاطر فطرت کے خلاف ہر عمل کرگزرتے ہیں اپنی مطلب براری کے لئے کبھی لسانی مسئلہ اٹھایا جاتا ہے تو کبھی قومیت کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے فرقہ واریت کی آڑ میں اپنا الو سیدھا کیا جاتا ہے مذہب کے نام پر اپنی اسلام پسندی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ رعایا کے مزاج کو دیکھ کر اپنا طرز عمل تبدیل کرلیتے ہیں۔ بہروپئے کی طرح چہرے تبدیل کرلیتے ہیں۔

پاکستان میں بر سراقتدار طبقہ کی اکثریت جاگیرداروں، وڈیروں، خانوں اور سرداروں کی رہی۔ جو کسی نہ کسی شکل میں ایوان اقتدار تک رسائی حاصل کرلیتے ہیں۔ یہ تمام انگریزوں کے وفادار اور ان کے پروردہ ہیں بڑی بڑی جاگیریں غداری کے صلے میں ملی ہیں ان کی جاگیروں میں ہزاروں لوگ مزارع ہیں۔ جو معاشی بدحالی اور تنگدستی کی وجہ سے مجبوراً ان کی تابعداری میں زندگی گزار رہے ہیں زندگی کی تمام بنیادی ضرورتوں سے محروم یہ طبقہ حسرت ویاس کی زندگی گزارنے پر مجبور ہے اور حسرت زدہ آنکھوں سے ان کی طرف دیکھتا ہے۔ جو تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آزادی کے باوجود اسیری کے دن گزارنے پر مجبور ہیں۔ اپنے جاگیردار مالک، سردار کی اجازت کے بغیر قدم بھی نہیں چل سکتا۔ نسل در نسل یہ لوگ غلاموں جیسی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ مجبور اور بے بس لوگ بے زبان ہیں۔ نہ خود اپنے دکھوں کا اظہار کرسکتے ہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا ان کا ترجمان ہے۔

یہ وڈیرے اور جاگیردار ہمیشہ ان کے کندھوں پر سوار ہو کر ایوان اقتدار میں پہنچتے ہیں۔ یہ لاچار اپنی معاشی مجبوریوں کی وجہ سے ان کے ہی نعرے لگاتے ہیں اقتصادی اور معاشی لحاظ سے پسماندہ اور ناخواندہ یہ لوگ مذہب سے گہری وابستگی رکھتے ہیں اپنی سادہ لوحی کی وجہ سے اس شخص کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں جو انہیں مذہب کے نام سے استعمال کرتا ہے ان کی جہالت سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ مذہب سے ان کے جذباتی لگاؤ کو دیکھتے ہوئے ان وڈیروں اور جاگیرداروں نے بھی کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر کمال انتظامات کئے۔ تاکہ وہ مذہبی تسکین حاصل کرنے کے لئے ان کے آستانوں پر حاضری دیں۔ بڑی بڑی گدیاں وجود میں آئیں اور عالیشان مزار اور مقبرے تعمیر کئے گئے جہاں وہ ان کے مالک اور رازق بنے وہاں مذہبی پیشوا کی حیثیت اختیار کر گئے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ ان کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ بڑی بے بسی اور بے کسی کے ساتھ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے چلے جاتے ہیں۔ علامہ اقبال نے پنجابی مسلمانوں کا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے۔

مذہب میں بہت تازہ پسند اسکی طبیعت　　کرے کہیں منزل تو گزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا　　ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے　　یہ شاخ نشیمن سے اترتا ہے بہت جلد

پاکستان کے برسراقتدار طبقے پر ایک نظر ڈالیں تو سب کے سب گدی نشین نظر آئیں گے۔ یہ قریشی یہ گیلانی یہ سید یہ مخدوم یہ پیرزادے یہ صاجزادے سب اپنے آباؤ اجداد کی قبروں پر سیاست کی دوکان کر رہے ہیں۔ دین سے نابلد یہ مجاور گنبدوں کی آڑ میں رعایا کے پیرو مرشد اور سچے رہنما بنے ہوئے ہیں سادہ لوح مسلمانوں کی معاشی اور مذہبی مجبوری سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں یہ سلسلہ ایک دوسرے کی تاجپوشی اور دستار بندی کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے۔

پاکستان میں خاندانی سیاست اور قیادت کا ایک نمونہ بھٹو فیملی ہے۔ اس سے قبل سیادت ان کے پاس نہیں تھی۔ لیکن اب اس کمی کو بھٹو کے مقبرہ کی تعمیر سے پورا کیا جارہا ہے گویا یہ ایک نئی سیاسی گدی کا اضافہ ہے۔ اس کا سنگ بنیاد گزشتہ دنوں بے نظیر بھٹو نے رکھا۔ اور اس

پر تخمینہ لاگت نو کروڑ روپے ہے۔ جو وفاقی اور صوبائی حکومت سندھ پورا کرے گی۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا۔ پاکستان میں رونما ہونے والے واقعات منفرد ہوتے ہیں ان میں یہ واقعہ بھی انوکھا ہے کہ جو لوگ آئے دن مذہب سے بیزاری کا اظہار کرتے رہتے ہیں بنیاد پرستی کو کوستے ہیں۔ محض سیاسی مفادات کی خاطر اور لوگوں کے مذہبی جذبات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک گدی کی تعمیر کا آغاز خود کرتے ہیں اور ایک ایسے شخص کی قبر پر نو کروڑ روپے سے مقبرہ اور گنبد تعمیر کیا جائے گا جو قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا پا چکا ہے جسے عدالت نے مجرم قرار دیا جس کے دور اقتدار میں بدترین فسطائیت مسلط رہی۔ سیاسی تشدد کا آغاز ہوا جو اپنے ظلم و ستم کی بدولت بدنام ہوا۔ ستم ظریفی ملاحظہ کریں کہ اس کا مزار قومی خرچے سے تعمیر کیا جائے گا۔

قومی خزانوں کو جس طرح سے لوٹا جا رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں یہ بھی انکی بدترین مثال ہے جو کہ قابل اعتراض ہے لیکن اگر بے نظیر بھٹو اس مقبرے کو اپنی جیب خاص سے بھی تعمیر کراتی تو بھی یہ بات محل نظر اور قابل اعتراض ہے کیونکہ اسلام اور شریعت میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے اسلام تو کسی نیک صالح اور پارسا شخص کی قبر پر بھی ایسی تعمیر کی اجازت نہیں دیتا۔ چہ جائیکہ بھٹو ایسا شخص جو زندگی کے کسی شعبہ میں قابل رشک نہیں۔ بھٹو پاکستان کے متنازعہ فیہ شخص تھے۔ اور وطن عزیز کی ستر فیصد آبادی اسے ناپسند کرتی ہے۔ پھر ایسے شخص کی قبر کو قوم کے دیئے ہوئے ٹیکس سے کیونکر تعمیر کیا جائے۔

نو کروڑ روپیہ کیا معمولی رقم ہے؟ جو محض قبر کی زیب و زینت پر صرف کر دیئے جائیں۔ اس سے صاحب قبر کو کیا حاصل؟ اس سے بہتر بلکہ ضروری تھا کہ یہ رقم گڑھی خدا بخش کے مکینوں کی فلاح و بہبود پر صرف کی جاتی۔ ناخواندگی کے خاتمے کے لئے تعلیمی ادارے قائم ہو سکتے تھے لاچار اور لاعلاج مریضوں کے لئے ہسپتال اور ڈسپنسری بنائی جا سکتی تھیں۔ وہاں مقیم لوگوں کی پسماندگی ختم کرنے کے لئے یہ رقم ضرورت مندوں میں بانٹ دی جاتی تو کسی کو بھی اعتراض نہ ہوتا۔ لیکن بی بی صاحبہ یہ کیونکر پسند کریں گی۔ کہ ان کے مزارع پیٹ بھر کر کھانا کھا سکیں۔ ان کے بچے پڑھ لکھ جائیں وہ تو انہیں معاشی غلام بنانے کے ساتھ ساتھ مذہبی اسیر بھی

بنانا چاہتی ہیں۔ اور یہ تب ممکن ہے جب بھٹو کا مقبرہ تعمیر ہو جائے اور اس سیاسی گدی کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا جائے۔ اور یہ مجاور بن کر حکمرانی کرتے رہیں۔

یہ باتیں تو سب جانتے ہیں کہ قبر کو اگر سونے یا چاندی سے بھی تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ تو اس کا میت کو کیا فائدہ؟ قبر میں تو اس کے اعمال صالحہ کام آئیں گے جیسا کہ صحیح حدیث ہے۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ان رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذامات الانسان انقطع عملہ الا من ثلث صدقہ جاریہ او علم ینتفع بہ' او ولد صالح یدعو لہ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا اعمال کے ساتھ تعلق ختم ہو جاتا ہے صرف تین چیزیں ایسی ہیں جسکا میت کو فائدہ ہو سکتا ہے صدقہ جاریہ' علم جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں۔ یا نیک اولاد جو اسکے لئے بخشش کی دعائیں کر رہے ہیں۔

اب اگر کسی کی اولاد قوم کی امانت میں خیانت کرے۔ بیت المال سے باپ کی قبر کو سونے چاندی سے مزین بھی کر دے تو کیا حاصل! الٹا وبال جان بنے گا۔

مقام افسوس ہے کہ بے نظیر بھٹو کے اس انتہائی غلط اقدام پر کسی کو لب کشائی کی توفیق نہ ہوئی۔ دینی جماعتوں کا فریضہ تھا کہ فوراً اسکا محاسبہ کرتے۔ خاص کر وہ جماعتیں جو ملک کے چرنوں میں بیٹھے لطف اندوز ہو رہی ہیں میاں نواز شریف نے اس پر احتجاج کیا ہے جو قابل تحسین ہے۔ قبروں کو پختہ کرنا' ان پر عمارتیں بنانا قبے اور گنبد تعمیر کرنا کسی بھی مسلک کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے احادیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز میں حدیث ہے۔

عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر و ان یقعد علیہ و ان یبنی علیہ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو پختہ کرنے ان کے اوپر بیٹھنے اور ان پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ

فرمان بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے صحیح مسلم میں ہے۔

عن ابی الھیاج الاسدی قال قال علی بن ابی طالب الا ابعثک علی مابعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ

حضرت ابوہیاج اسدی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسے کام کے لئے مقرر نہ کروں جسکے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا تھا وہ یہ کہ جو تصویر ہو اسے مٹاڈالو اور جو قبر بھی اونچی ہو اسے زمین کے برابر کردو۔

امام نووی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں "اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت یہ ہے کہ قبر زمین سے زیادہ اونچی نہ کی جائے نہ کوہان نما بنائی جائے بلکہ صرف ایک بالشت اونچی رکھی جائے۔

اب ہم یہاں بعض آئمہ اور علماء کے اقوال نقل کرتے ہیں جو قبر کو پختہ کرنے ان پر عمارت یا قبہ بنانے کی مخالفت کرتے ہیں۔

امام ابن قیم فرماتے ہیں قبروں پر جو بڑے بڑے قبے نظر آرہے ہیں ان کو منہدم کردینا واجب ہے کیونکہ ان کی بنیاد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر رکھی گئی ہے۔

قاضی ابن کجؒ فرماتے ہیں قبروں کو چونے سے پختہ کرنا ان پر قبہ تعمیر کرنا قبے تعمیر کرنے کی وصیت کرنا۔ سب باطل ممنوع اور حرام ہے۔

اوزاعیؒ فرماتے ہیں۔ قبروں پر قبے تعمیر کرنا اس کی وصیت کرنا اور قبروں کی زیبائش وزینت پر مال و دولت خرچ کرنا بالکل حرام ہے اسکی حرمت پر کسی کو شک نہیں ہے۔ (ہدایتہ المستفید ص ٦٦١)

مذکورہ بالا تمام دلائل کی روشنی میں کوئی صاحب عقل و دانش یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ شریعت کی مخالفت کرتے ہوئے کروڑوں روپیہ قبروں کو پختہ کرکے ان پر گنبد یا قبہ تعمیر کریگا۔

لیکن افسوس ہے کہ ان صریح احادیث اور آئمہ کے اقوال کی موجودگی میں اسلامی

جمہوریہ پاکستان کی وزیر اعظم بڑے کروفر سے یہ اعلان کرتی ہیں کہ وہ یہ یادگار ضرور تعمیر کریں گی اور انکا استدلال یہ ہے کہ بھٹو صاحب قوم کے محسن ہیں انہوں نے سب سے پہلے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لہٰذا اگر ان کی یادگار قوم کے سرمایہ سے بنائی جائے تو کیا حرج ہے پہلے تو ہم محترمہ کی اس بات کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ انہوں نے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کے لئے پیش قدمی کی۔ تو ان کو خراج تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس مشن کو جاری رکھا جائے اور ایٹمی صلاحیت کے حصول میں تمام صلاحیتیں بروئے کار لائی جائیں لیکن اس مسئلے پر تو محترمہ بے نظیر نے رول بیک کا کردار ادا کیا اور ایٹمی صلاحیت کو ختم کرنے کے لئے امریکہ کے تمام اقدامات کو قبول کر لیا۔ یہ کیسا منافقانہ رویہ ہے؟ اب محض بھٹو کے مقبرہ کی تعمیر کرنے سے کیا ہو گا پاکستان کو کیا حاصل ہو گا۔ اگر واقعی وہ مخلص تھیں تو ایٹمی صلاحیت کی تکمیل کرتی۔ تاکہ پاکستان کو فائدہ ہوتا۔ اب نو کروڑ صرف قبر پر قبہ بنانے پر صرف کر دینے سے قوم کو تسلی نہیں دی جاسکتی۔

اس پر بس نہیں بلکہ سندھ میں لال شہباز قلندر کے مزار کی تعمیر نو پر چھیالیس کروڑ اسی لاکھ روپے کا منصوبہ بنایا گیا۔ محض اپنی اسلام پسندی کو ظاہر کرنے کے لئے ایسے اقدامات کئے جا رہے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صریحا خلاف ہیں۔

ہم اس پر بھرپور احتجاج کرتے ہیں اور موجودہ حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسے اقدامات کو فوراً روک دیں۔ جو شریعت کے خلاف بھی ہیں اور پیسے کا ضیاع بھی۔ ورنہ اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

نڈر اور بیباک صحافی محمد صلاح الدین کی شہادت

گزشتہ دنوں وطن عزیز کے نامور اور عظیم صحافی محمد صلاح الدین مدیر اعلیٰ ہفت روزہ تکبیر کو کراچی میں بڑی بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ نامعلوم قاتل واردات کے بعد فرار ہو گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی، قتل وغارت گری اپنے عروج پر ہے دکھ اور افسوس